امام صادقؑ آنلائن مدرسہ

خلاصہ درس ۴۲

## مصدر کے مضاف ہونے کی صورتیں:

۱۔مصدر اکثر اپنے معمول "فاعل" کی طرف مضاف ہوتا ہے البتہ ایسی صورت میں:

- اگر مصدر متعدی ہو تو اس کا مفعول بہ اپنی حالت میں باقی رہتا ہے یعنی منصوب رہتا ہے جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ عَمْراً۔ یہاں پر ضَرْبِ مصدر ہے جو اپنے معمول (فاعل) زَيْدٍ کی طرف مضاف ہوا ہے نیز اس کا دوسرا معمول عَمْراً (مفعول بہ) اپنے نصب پر باقی ہے۔
- اگر مصدر لازم ہو تو مصدر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو گا اور بس جیسے اَعْجَبَنِيْ ذِهَابُ زيدٍ۔ یہاں پر ذِهَابُ مصدر ہے جو اپنے معمول (فاعل) زَيْدٍ کی طرف مضاف ہوا ہے۔

۲۔مصدر کبھی کبھی اپنے معمول "مفعول بہ" کی طرف بھی مضاف ہوتا ہے ایسی صورت میں فاعل اپنی حالت رفع میں باقی رہتا ہے جیسے اَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ عَمْرٍو زَيْدٌ۔ یہاں پر ضَرْبِ مصدر ہے جو اپنے معمول عَمْرٍو (مفعول بہ) کی طرف مضاف ہوا ہے نیز اس کا پہلا معمول زَيْدٌ (فاعل) اپنے رفع پر باقی ہے۔

## مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا

مصدر کے معمول کو۔چاہے وہ فاعل کی صورت میں ہو یا مفعول بہ کی صورت میں ہو۔مقدم کرنا صحیح نہیں ہے۔

الف: لازم کی مثال: اَعْجَبَنِيْ ذِهَابُ زيدٍ کو اَعْجَبَنِيْ زيدٌ ذِهَابُ کہنا صحیح نہیں ہے۔

ب: متعدی کی مثال: اَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زيدٍ عَمْراً کو: اَعْجَبَنِيْ زيدٌ عَمْراً ضَرْبُ بھی کہنا صحیح نہیں ہے۔

وجہ یہ ہے کہ مصدر حقیقت میں اپنے فعل کی تقدیر میں ہوتا ہے جو اَنْ کے ساتھ ہوتا ہے یعنی ضَرْبُ زيدٍ عَمْراً اصل میں اَنْ ضَرَبَ زيدٌ عَمْراً ہے اور اَنْ صدارت طلب ہوتا ہے لہذا کبھی بھی اس کا معمول اس پر مقدم نہیں ہو سکتا ہے۔

اگر مصدر معرف باللام ہو تو اس کا عمل کرنا شاذ ہے چنانچہ شاعر کہتا ہے:

ضَعِيْفُ النِّكَايَةِ اَعْدَاءَهُ = يَخَالُ الْفِرَارَ يُرَاخِي الْاَجَلَ.

اس میں النِّكَايَةِ مصدر ہے جو معرف باللام ہے اور اَعْدَاءَهُ اس کا مفعول بہ ہے اور فاعل محذوف ہے۔